جنازہ کے چار مسائل

اوران کے دلائل

اس رسالہ میں درج ذیل چار مسائل کے دلائل مع حوالہ لکھے گئے ہیں:

نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں رفع یدین نہیں......	نماز جنازہ میں قرأت........................
مسجد میں نماز جنازہ...........................	نماز جنازہ اور دعائے ثنا.......................

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں رفع یدین نہیں

نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھوں کو اٹھایا جائے گا، اس کے بعد بقیہ تکبیروں میں ہاتھوں کا نہ اٹھانا بہتر ہے۔اور بکثرت روایات اور آثار سے ثابت ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد ہاتھوں کو نہ اٹھایا جائے۔اس مختصر مضمون میں ان روایات وآثار کو مکمل حوالوں کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں ہاتھوں کا اٹھانا

نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں ہاتھوں کو اٹھانا ہے یا نہیں؟ اہل علم کے درمیان یہ مسئلہ اختلافی ہے، ہمارے نزدیک صرف پہلی تکبیر میں ہاتھوں کو اٹھانا سنت ہے، بقیہ تکبیروں میں سنت نہیں ہے۔ ہمارے دلائل یہ ہیں: حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

(۱)......لا ترفع الایدی فی الصلوة علی الجنازة الا فی اول تکبیرة ، قال ابن القاسم وحضرته غير مرة يصلی علی الجنائز فما رأيته يرفع يديه الا فی اول التکبيرة ، قال ابن القاسم : وكان مالک يری رفع الایدی فی الصلوة علی الجنازة الا فی اوّل تکبيرة۔ (المدونۃ الکبریٰ ص۱۷۶ ج۱، باب رفع الایدی فی التکبیر علی الجنائز)

ترجمہ:......نماز جنازہ میں ہاتھوں کو اٹھانا پہلی تکبیر ہی میں ہے۔ حضرت ابن القاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں کئی مرتبہ آپ کے پاس حاضر ہوا، آپ نماز جنازہ پڑھا رہے تھے' میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے پہلی تکبیر کے علاوہ ہاتھوں کو اٹھایا ہوں۔ ابن القاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت امام مالک رحمہ اللہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے علاوہ ہاتھوں کے اٹھانے کو صحیح نہیں سمجھتے تھے۔

ابن حزم ظاہری لکھتے ہیں:

(۲)......ولا ترفع اليدان فی الصلوة علی الجنازة الا فی اول تکبيرةٍ فقط ' لانه لم يأت برفع اليدين فيما عدا ذلک نص ، ورُوی مثل قولنا هذا عن ابن مسعود وابن عباس ، وهو قول ابی حنيفة و سفيان۔

(المحلی ص۱۸۱ ج۳، مسألة رفع اليدين فی الصلوة علی الجنازة)

ترجمہ:......نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے علاوہ (اور تکبیروں میں) ہاتھوں کو نہ اٹھایا جائے،

اس لئے کہ پہلی تکبیر کے علاوہ دوسری تکبیروں میں ہاتھوں کو اٹھانے کے بارے میں کوئی نص نہیں آئی ہے، اور حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح منقول ہے، حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

قاضی شوکانی صاحب لکھتے ہیں:

(۳)......والحاصل انه لم يثبت في غير التكبيرة الاولى شيء يصلح للاحتياج به عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

(نیل الاوطار ص۶۷ ج۴، باب القراءة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها)

ترجمہ:......خلاصۂ کلام یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے علاوہ ہاتھوں کو اٹھانے کے بارے میں آپ ﷺ سے کوئی ایسی حدیث ثابت نہیں، جو دلیل بننے کے قابل ہو۔

آپ ﷺ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے

(۱)......عن ابي هريرة رضي الله عنه : انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كبّر على جنازة ، فرفع يديه في اول تكبيرةٍ ، و وضع اليمنى على اليسرى۔

(ترمذی ص۲۰۶ ج۱، باب ما جاء في رفع اليدين على الجنازة ، رقم الحديث:۱۰۷۷)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تھے تو پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے،

(۲)......عن ابن عباس رضي الله عنهما : انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه على الجنازة في اول تكبيرةٍ ، ثم لا يعود۔

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ

نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر دوبارہ (ہر تکبیر کے وقت) نہیں اٹھاتے تھے۔

(دارقطنی ص۶۲ ج۲، باب وضع الیمنی علی الیسری ' ورفع الایدی عند التکبیر ، رقم الحدیث: ۱۸۱۴)

ابن عباس رضی اللہ عنہما صرف پہلی تکبیر میں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے

(۳)......ان ابن عباس رضی اللہ عنہما : کان یرفع یدیہ علی الجنازۃ فی التکبیرۃ الاولی ثم لا یرفع بعد ، وکان یکبر اربعا۔

(مصنف عبدالرزاق ص۴۷۰ ج۳، باب رفع الیدین فی التکبیر علی الجنائز ، رقم الحدیث: ۶۳۶۲)

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے پھر دوبارہ نہیں اٹھاتے تھے،اورآپ چار تکبیریں کہتے تھے۔

عبداللہ مسعود بن درضی اللہ عنہ صرف پہلی تکبیر میں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے

(۴)......عن معمر قال : بلغہ عن ابن مسعود مثل ذلک۔

(مصنف عبدالرزاق ص۴۷۰ ج۳، باب رفع الیدین فی التکبیر علی الجنائز ، رقم الحدیث: ۶۳۶۳)

ترجمہ:......حضرت معمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایسا ہی کرتے تھے ۔(یعنی نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے پھر دوبارہ (ہر تکبیر کے وقت) نہیں اٹھاتے تھے،اورآپ چار تکبیریں کہتے تھے)۔

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے

(۵)......عن موسی بن دھقان قال : رأیت أبان بن عثمان یصلّی علی الجنازۃ ' فکبّر اربعا ' یرفع یدیه فی أول التکبیرۃ۔(جزء رفع الیدین للبخاری ص۱۵۶، رقم الحدیث:۱۰۹)

ترجمہ:......حضرت موسیٰ بن دہقان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے (امیر مدینہ) ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ: انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی، چار تکبیریں کہیں، اور پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے

(۶)......عن الولید بن عبد اللہ بن جُمیع الزھری ' قال : رأیت ابراھیم اذا صلّی علی جنازۃ رفع یدیه فکبر ' ثم لا یرفع یدیه فیما بقی ' وکان یکبر اربعا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۵ ج۷، فی الرجل یرفع یدیه فی التکبیر علی الجنازۃ ، من قال : یرفع یدیه فی کل تکبیرۃ ' ومن قال مرۃ ، رقم الحدیث:۱۱۵۰۴)

ترجمہ:......حضرت ولید بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ' آپ جب نماز جنازہ پڑھتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر (پہلی) تکبیر کہتے تھے، پھر باقی تکبیروں میں ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے، اور آپ چار تکبیریں کہتے تھے۔

(۷)......عن الثوری عمن سمع الحسن بن عبید اللہ عن ابراھیم : انه کان یرفع یدیه فی اوّل تکبیرۃ فی الصلوۃ علی المیت ثم لا یرفع بعد۔

(مصنف عبدالرزاق ص۴۷۰ ج۳، باب رفع الیدین فی التکبیر علی الجنائز ، رقم الحدیث: ۶۳۶۱)

ترجمہ:......حضرت حسن بن عبید اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ

نماز جنازہ میں پہلی تکبیر ہی میں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے، پھر دوسری تکبیروں میں نہیں اٹھاتے تھے۔

حضرت حسن بن عبید اللہ رحمہ اللہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے

(۸)......عن الحسن بن عبيد الله : انه كان يرفع يديه فى اوّل تكبيرة على الجنازة۔

ترجمہ:......حضرت حسن بن عبید اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: وہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر ہی میں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۵۵ ج ۷، فى الرجل يرفع يديه فى التكبير على الجنازة ، من قال : يرفع يديه فى كل تكبيرة ' ومن قال مرة ، رقم الحديث:۱۱۵۰۵)

حضرت سوید رحمہ اللہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے

(۹)......عن نفاعة بن مسلم قال : كان سويد يكبر على جنائزنا ' فكان يرفع يديه فى اوّل تكبيرة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۵۵ ج ۷، فى الرجل يرفع يديه فى التكبير على الجنازة ، من قال : يرفع يديه فى كل تكبيرة ' ومن قال مرة ، رقم الحديث:۱۱۵۰۸)

ترجمہ:......حضرت نفاعہ بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت سوید رحمہ اللہ ہمارے مرحومین (کی نماز جنازہ پڑھاتے تو) تکبیر کہتے' آپ پہلی تکبیر میں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

نماز جنازہ میں قرأت

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کا بطور قرأت پڑھنا یا قرآن کریم کا پڑھنا درست نہیں، اور اس کے بجائے دعا افضل و اعلی ہے، اور بکثرت روایات اور آثار سے ثابت ہے۔ اس مختصر مضمون میں ان روایات و آثار کو مکمل حوالوں کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

پیش لفظ

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کا بطور قرأت پڑھنا یا قرآن کریم کا پڑھنا درست نہیں، اور اس کے بجائے دعا افضل واعلیٰ ہے، اور بکثرت روایات اور آثار سے ثابت ہے۔ حضرت سحنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

(۱)......قال سحنون : قلت : لعبد الرحمن بن القاسم ای شیء یقال علی المیت فی قول مالک الدعاء للمیت ؟ قلت : فھل یقرأ علی الجنازة فی قول مالک ؟ قال : لا ...... ابن وھب عن رجال من اھل العلم عن عمربن الخطاب وعلی ابن ابی طالب ' وعبید بن فضالة ' وابی ھریرة ' وجابر بن عبد اللہ ' وواثلة بن الاسقع ' والقاسم ' وسالم بن عبد اللہ ' وابن المسیب ' و ربیعة ' وعطاء ' ویحی بن سعید انھم لم یکونوا یقرئون فی الصلوة علی المیت ، وقال مالک : لیس ذلک بمعمول بہ انما ھو الدعاء ' ادرکت اھل بلادنا علی ذلک۔

(المدونۃ الکبریٰ ص۱۷۴ ج۱، باب القراء ۃ علی الجنازۃ)

ترجمہ:...... میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ: حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے قول میں میت پر کیا پڑھنا چاہئے؟ انہوں نے فرمایا: میت کے لئے دعا ہے، میں نے کہا: کیا امام مالک رحمہ اللہ کے قول کے مطابق نماز جنازہ میں قرأت ہوتی ہے؟ فرمایا: نہیں۔

حضرت ابن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: بہت سے اہل علم' مثلا: حضرت عمر بن خطاب' حضرت علی بن ابی طالب' حضرت عبید بن فضالہ' حضرت ابو ہریرہ' حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم، اور حضرت قاسم بن محمد' حضرت سالم بن عبداللہ'

حضرت سعید بن مسیّب، حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت یحی بن سعید رحمہم اللہ، نماز جنازہ میں قرأت نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ہمارے شہر (مدینہ منورہ) میں اس پر عمل نہیں، نماز جنازہ صرف دعا ہے، میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے۔ (حدیث اور اہل حدیث ص ۸۶۹)

معلوم ہوا کہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اور اکابر تابعین کا عمل بھی یہی تھا کہ نماز میں دعا اعلی و افضل ہے۔ احادیث و آثار درج ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

آپ ﷺ نے فرمایا: نماز جنازہ میں اخلاص کے ساتھ دعا کرو

(۱)......عن ابی هريرة رضى الله عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : اذا صليتم على الميت فاخلصوا له الدعاء۔

(ابوداؤد ص۱۰۰ ج۱، باب الدعاء على للميت ، رقم الحديث:۳۱۹۹)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: جب تم کسی میت کی نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے اخلاص کے ساتھ دعا کرو۔

تشریح:......اس حدیث میں کسی طرح کی قرائت کا کوئی ذکر نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں حمد، درود اور دعا پر اکتفا فرماتے

(۲)......عن على رضى الله عنه انه اذا كان صلى على ميت : يبدأ فيحمد الله ' ويصلّى على النبى صلى الله عليه وسلم ' ثم يقول : اللهم اغفر لاحيائنا واموا تنا ' والِّف بين قلوبنا ' واصلح ذات بيننا ' واجعل قلوبنا على قلوب خيارنا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۱ ج۷، باب ما يبدأ به فى التكبيرة الاولى فى الصلوة عليه والثانية والثالثة والرابعة ، رقم الحديث:۱۱۴۹۴)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ جب کسی میت کی نماز جنازہ پڑھاتے تو اللہ تعالی کی حمد وثنا سے ابتدا فرماتے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتے' پھر یہ دعا مانگتے: اے اللہ! ہمارے مرحومین کی اور ہمارے زندوں کی مغفرت فرما' اور ہمارے دلوں کو جوڑ دیں' اور ہمارے اندر کی حالات کی اصلاح فرمادیجئے، اور ہمارے دلوں کو اخیار اور اچھوں کے دلوں کی طرح بنادیجئے۔

تشریح:......اس حدیث میں قرأت کا کوئی ذکر نہیں۔ دوسری روایت میں یہ دعا تھوڑی اور تفصیل سے آئی ہے:

''اللھم اغفر لاحیائنا واموا تنا ' والِّف بین قلوبنا ' واصلح ذات بیننا ' واجعل قلوبنا علی قلوب خیارنا ' اللھم اغفر لہ ' اللھم ارحمہ ' اللھم ارجعہ الی خیر مما کان فیہ ' اللھم عفوک''۔

(مصنف عبدالرزاق ص۴۸۷ ج۳، باب القراءة الدعاء فی الصلوة علی المیت رقم الحدیث: ۶۴۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں دعا پڑھتے تھے

(۳)......مالک عن سعید ابن ابی سعید المَقبُری عن ابیہ : انہ سأل ابا ہریرة رضی اللہ عنہ کیف تصلی علی الجنازة ؟ فقال ابو ہریرة : انا لعمر اللہ اخبرک : اتبعھا من اھلھا ' فاذا وضعت کبرتُ و حمدتُ اللہ وصلیتُ علی نبیہ ، ثم اقول : اللھم انہ عبدک وابن عبدک وابن امتک ' کان یشھد ان لا الہ الا انت ' وان محمدا عبدک ورسولک ' وانت اعلم بہ ' اللھم ان کان محسنا فزد فی احسانہ ' وان کان مسیئا فتجاوز عن سیاتہ ' اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ۔

(مؤطا امام مالک ص۲۰۹ ج۱، باب ما یقول المصلی علی الجنازة ، رقم الحدیث:۶۳۸)

ترجمہ:......حضرت امام مالک رحمہ اللہ حضرت سعید مقبری رحمہ اللہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ: آپ نماز جنازہ کیسے پڑھتے ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اللہ کی قسم میں تمہیں ضرور بتلاؤں گا، میں جنازہ والے گھر سے ہی جنازہ کے ساتھ ہو جاتا ہوں، جب جنازہ

(نماز کے لئے) رکھا جاتا ہے تو میں تکبیر کہہ کر اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں، نبی ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں، پھر یہ دعا پڑھتا ہوں: اے اللہ! یہ آپ کا بندہ ہے اور آپ کے بندے کا بیٹا ہے اور آپ کی بندی کا بیٹا ہے، یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور حضرت محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں، اور آپ اس کو زیادہ جانتے ہیں، اے اللہ! اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکی میں اور اضافہ کیجئے اور اگر برا (اور گنہگار) تھا تو اے اللہ! اس کے گناہوں کو معاف فرمادیجئے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کیجئے اور اس کے بعد کسی آزمائش میں مبتلا نہ فرمائیے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں قرأت نہیں کرتے تھے

(۴)......مالک عن نافع : ان عبد الله بن عمر رضی الله عنهما كان لا يقرأ فی الصلوة على الجنازة۔

(مؤطا امام مالک ص۲۰۹ ج۱، باب ما يقول المصلی على الجنازة ، رقم الحديث:۶۴۰)

ترجمہ:...... حضرت امام مالک رحمہ اللہ حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں قرأت نہیں کرتے تھے۔

تشریح:......اس حدیث میں قرأت نہ کرنے کی صراحت ہے۔

فرمان ابن مسعود رضی اللہ عنہ: نماز جنازہ میں جو بہتر دعا ہو وہ اختیار کرو

(۵)......روی عن ابن مسعود رضی الله عنه انه سئل عن صلوة الجنازة هل يقرأ فيها ؟ فقال: لم يوقت لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قولا ولا قرائة ، وفی رواية دعاء و لا قرائة ، كبر ما كبر الامام واختر من اطيب الكلام ما شئت ، وفی رواية : و اختر من الدعاء اطيبه۔ (بدائع الصنائع ص۳۱۳ ج۱، فصل: بيان كيفية الصلوة على الجنازة)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ان سے نماز جنازہ میں قرأت کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے کوئی خاص کلام اور قرأت مقرر نہیں فرمائی۔ ایک روایت میں ہے کہ: کوئی خاص دعا اور قرأت مقرر نہیں فرمائی، جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، اور جو اچھے سے اچھا کلام چاہو اختیار کرو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ: جو بہتر دعا ہو وہ اختیار کرو۔

نماز جنازہ میں قرآن کے کسی حصہ کی بھی قرأت نہیں ہے

(۶)......روی عبد الرحمن بن عوف و ابن عمر انهما قالا : ليس فيها قراء ة شی ء من القرآن۔

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ: ان دونوں نے فرمایا کہ: نماز جنازہ میں قرآن کے کسی حصہ کی بھی قرأت نہیں ہے۔

(بدائع الصنائع ص۳۱۳ ج۱، فصل : بیان کیفیة الصلوة علی الجنازة)

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: نماز جنازہ میں قرائت نہیں

(۷)......عن موسی بن عُلَی عن ابیه قال : قلت لفضالة بن عبید : هل یُقرأ علی المیت شئی ؟ قال : لا ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۹ ج۷، من قال لیس علی الجنازة قراء ة ، رقم الحدیث:۱۱۵۲۵)

ترجمہ:......حضرت موسی بن علی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: انہوں نے حضرت فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ: کیا میت پر (نماز جنازہ میں) قرأت کی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

نماز جنازہ میں: حمد، درود، دعا اور سلام

(۸)......عن الشعبی قال : فی التکبیرة الاولٰی : یبدأ بحمد الله والثناء علیه ' والثانیة صلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم ' والثالثة دعاء للمیت ' و الرابعة للتسلیم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۱ ج۷، باب یبدأ فی التکبیرة الاولی فی الصلوة علیه والثانیة والثالثة والرابعة ، رقم الحدیث:۱۱۴۹۳۔مصنف عبدالرزاق ص۴۹۱ ج۳، باب القراء ة و الدعاء فی الصلوة علی المیت ، رقم الحدیث:۶۴۳۴)

ترجمہ:......حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالی کی حمد وثنا سے ابتدا کرے، دوسری تکبیر کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے، تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا کرے، اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے۔

نماز جنازہ میں: حمد، درود، دعا اور سلام

(۹)......عن ابراهیم النخعی قال : الاولی الثّناء علی الله ' والثانیة صلوةٌ علی النبی صلی الله علیه وسلم ' والثالثة دعاء للمیت ' والرّابعة سلام تسلِّم۔(کتاب الآثار (لابی حنیفة بروایة الامام محمد) ص۴۸ ج۱، باب الصلوة علی الجنازة ، رقم الحدیث:۲۳۸)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا: پہلی تکبیر کے بعد اللہ جل شانہ کی حمد وثنا بیان کی جائے گی، دوسری کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا جائے گا، تیسری کے بعد میت کے لئے دعا ہوگی، اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جائے گا۔

(المختار شرح کتاب الآثار ص۱۷۶، باب الصلوة علی الجنازة ، رقم الحدیث:۲۳۸)

نماز جنازہ میں قرأت نہیں ہے

(۱۰)......عن عبد الله بن اياس ، عن ابراهيم ، وعن ابى حصين ، عن الشعبى قالا : ليس فى الجنازة قراء ة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۹ ج۷، باب من قال ليس على الجنازة قراء ة ، رقم الحديث:۱۱۵۲۸)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت امام شعبی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: نماز جنازہ میں قرأت نہیں ہے۔

(۱۱)......عن حماد عن ابراهيم قال:سألته أيقرأ على الميت اذا صلى عليه ؟ قال: لا۔

(مصنف عبدالرزاق ص۴۹۱ ج۳، باب القراء ة و الدعاء فى الصلوة على الميت ، رقم الحديث: ۶۴۳۳)

ترجمہ:......حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ: کیا میت پر نماز میں قرأت ہے؟ فرمایا: نہیں۔

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نماز جنازہ میں قرأت نہیں کرتے تھے

(۱۲)......عن ايوب عن محمد انه كان لا يقرأ على الميت۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۳ ج۱۔ص۲۵۸ ج۷، من قال ليس على الجنازة قراء ة ، رقم الحديث: ۱۱۵۲۳)

ترجمہ:......حضرت ایوب رحمہ اللہ، حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نماز جنازہ میں قرأت نہیں کرتے تھے۔

(۱۳)......عن ايوب عن ابن سيرين : كان لا يقرا فى شىء من التكبيرات ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت ایوب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ کسی تکبر

کے بعد قرأت نہیں کرتے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق ص۴۹۱ ج۳، باب القراء ۃ و الدعاء فی الصلوۃ علی المیت ، رقم الحدیث:
٦۴۳۲)

ہم نے نماز جنازہ میں قرأت کرنے کے بارے میں نہیں سنا

(۱۴)......عن حجاج قال : سألت عطاء عن القراء ۃ علی الجنازۃ ؟ فقال : ما سمعنا بھذا الا حدیثا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۹ ج۷، من قال لیس علی الجنازۃ قراء ۃ ، رقم الحدیث:۱۱۵۲۷)

ترجمہ:......حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے نماز جنازہ میں قرأت کرنے کے بارے میں سوال کیا ،تو آپ نے فرمایا: ہم نے اس کے بارے میں نہیں سنا۔

حضرت ابن طاؤس اور حضرت عطاء رحمہما اللہ قرأت کا انکار کرتے تھے

(۱۵)......عن ابن طاؤس عن ابیه و عطاءٍ : انهما کانا ینکران القراء ۃ علی الجنازۃ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۹ ج۷، من قال لیس علی الجنازۃ قراء ۃ ، رقم الحدیث:۱۱۵۲۹)

ترجمہ:......حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ: یہ دونوں حضرات نماز جنازہ میں قرأت کا انکار کرتے تھے۔

ابوبکر بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نماز جنازہ میں قرأت کو نہیں جانتا

(۱٦)......عن ابی بکر بن عبد الله قال : لا اعلم فیها قراء ۃ۔

ترجمہ:......حضرت ابو بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نماز جنازہ میں قرأت کو نہیں جانتا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۹ ج۷، من قال لیس علی الجنازۃ قراءۃ ، رقم الحدیث:۱۱۵۳۰)

محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نماز جنازہ میں قرأت نہیں ہے

(۱۷)......عن محمد بن عبد الله بن ابی سارة قال : سألت سالما ' فقلت : القراءة على الجنازة ؟ فقال : لا قراءة على الجنازة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۹ ج۷، من قال لیس علی الجنازۃ قراءۃ ، رقم الحدیث:۱۱۵۳۲)

ترجمہ:......حضرت محمد بن عبد اللہ بن ابی سارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ: میں نماز جنازہ میں قرأت کروں؟ تو آپ نے فرمایا: نماز جنازہ میں قرأت نہیں ہے۔

سورۂ فاتحہ صرف رکوع وسجود والی نماز ہی میں پڑھی جاتی ہے

(۱۸)......عن ابی المنهال ' قال : سألت ابا العالية عن القراءة فی الصلوة على الجنازة بفاتحة الكتاب ؟ فقال : ما كنت احسب ان فاتحة الكتاب تُقرأ الا فی صلوة فيها ركوع وسجود ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۸ ج۷، من قال لیس علی الجنازۃ قراءۃ ، رقم الحدیث:۱۱۵۲۴)

ترجمہ:......حضرت ابو المنہال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابو العالیہ الریاحی رحمہ اللہ سے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: میرا تو یہی خیال ہے کہ سورۂ فاتحہ صرف رکوع وسجود والی نماز ہی میں پڑھی جاتی ہے۔

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی اجازت چاہنے پر جواب دیا: نہیں

(۱۹)......عن سعيد بن ابى بردة عن ابيه قال : قال له رجل : اقراء على الجنازة بفاتحة الكتاب ؟ قال : لا تقرأ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۹ ج۷، من قال ليس على الجنازة قراء ة ، رقم الحديث:۱۱۵۲۶)

ترجمہ:......حضرت سعید رحمہ اللہ اپنے والد حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ: ان سے کسی نے سوال کیا کہ: میں نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

....

خاتمہ...... چند مفید باتیں

سورۂ فاتحہ اور قرأت کے قائلین کی بڑی دلیل حضرت عباس رضی اللہ عنہما کا عمل جو ''بخاری شریف'' اور چند کتب میں مذکور ہے:

(۱)......عن طلحة بن عبد الله بن عوف قال : صليت خلف ابن عباس رضى الله عنهما على جنازة ' فقرأ بفاتحة الكتاب ، قال : لتعلموا انها سنة۔

(بخاری ص۳۱۳ ج۱، باب قراء ة فاتحة الكتاب على الجنازة ، رقم الحديث:۱۳۳۵)

ترجمہ:......حضرت طلحہ بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ایک جنازہ کی نماز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے پڑھی، تو آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھی، پھر فرمایا کہ: میں نے سورۂ فاتحہ اس لئے پڑھی ہے کہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔

''نسائی شریف'' میں اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ:

''فقرأ بفاتحة الكتاب و سورةٍ ' وجهر حتى اسمعنا ' فلما فرغ اخذت بيده فسألته ' فقال : سنة و حق''۔(نسائی، الدعاء، رقم الحديث:۱۹۸۹)

یعنی سورۂ فاتحہ اور ایک سورت بھی (پڑھی) اور بلند آواز سے پڑھی' یہاں تک کہ ہم کو سنایا، پھر جب آپ نماز پڑھا چکے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑا' اور پھر اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ: سنت اور حق ہے۔

''نسائی شریف'' میں ایک روایت میں ہے کہ:

'' فسمِعْتُه يقرأ بفاتحة الكتاب ' فلما انصرف اخذت بيده فسألته ' فقلت له : اتقرأ ؟ فقال : نعم ' انه حق و سنة ''۔(نسائی، الدعاء ، رقم الحديث:۱۹۹۰)

یعنی میں نے سنا کہ آپ سورۂ فاتحہ پڑھ رہے تھے، جب آپ نے سلام پھیرا تو میں

نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان سے پوچھا کہ: آپ جنازہ میں قرأت کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ: یہ حق اور سنت ہے۔

''نسائی شریف'' میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی بھی اس سلسلہ میں ایک روایت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

(۲)......عن ابی امامة انه قال : السنة فی الصلوة علی الجنازة ان یقرأ فی التکبیرة الاولی بام القرآن مُخَافَته ' ثم یکبر ثلا ثا ' والتسلیم عند الآخرة۔

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنازہ کی نماز میں سنت یہ ہے کہ پہلی تکبیر میں سورۂ فاتحہ آہستہ سے پڑھی جائے، پھر تین تکبیریں کہی جائے، اور آخر میں سلام پھیرا جائے۔(نسائی، الدعاء ، رقم الحدیث:۱۹۹۱)

تشریح:......امام نسائی رحمہ اللہ نے باب قائم فرمایا تو قرأت سے نہیں بلکہ دعا سے، فتدبر۔

ان احادیث کی روشنی میں چند باتیں قابل غور ہیں:

(۱)...... پورے ذخیرۂ احادیث میں صرف ان دو حضرات ہی سے صحیح سند سے یہ مروی ہے کہ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا سنت ہے۔

(۲)......ان کے علاوہ جتنی روایتیں ہیں ، ان کی اسناد صحیح نہیں، حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: **ویذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه امر ان یقرأ علی الجنازة بفاتحة الکتاب ' ولا یصح اسناده ۔**

(زادلمعاد، فصل : انه صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یصلی علی المدین)

(۳)......خلفائے ارشدین رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک سے بھی ثابت نہیں کہ انہوں نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہو، بلکہ اس کے خلاف بعض حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے صراحت سے ثابت ہے کہ وہ سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتے تھے۔

(۴)......''بخاری شریف'' کی روایت میں اختصار ہے اور ''نسائی شریف'' میں تفصیل ہے، جس میں صراحت ہے کہ: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا، اور پوچھا: جنازہ میں قرأت کیسی؟

معلوم ہوا کہ یہ عمل ایک غیر معروف عمل تھا۔ عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول سورۂ فاتحہ پڑھنے کا نہیں تھا، یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو سوال کرنا پڑا، اگر عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ سنت رائج ہوتی تو اس پر تعجب اور سوال کی کیا ضرورت تھی۔

(۵)...... یہ روایت خود بتلا رہی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی جاتی تھی، اگر آپ ﷺ کا یہ دائمی عمل ہوتا تو ناممکن تھا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ سنت پوشیدہ رہتی۔

(۶)......حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اس کو سنت کہنا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ: سورۂ فاتحہ پڑھنے کو بطور قرأت سنت نہیں فرمایا، بلکہ ان حضرات کا مقصود یہ تھا کہ جس طرح نماز جنازہ میں تکبیر اولی کے بعد ثنا اپنے مخصوص الفاظ میں پڑھی جاتی ہے، اسی طرح یہ بھی سنت ہے کہ سورۂ فاتحہ کو بھی بطور ثنا پڑھا جائے۔

(۷)......اس مطلب کو اختیار کرنے میں ساری احادیث پر عمل ہوگا، اور کسی قسم کا کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا، نہ جمہور مسلمین کی مخالفت کا الزام عائد ہوتا ہے، اس لئے کہ جمہور کے نزدیک سورۂ فاتحہ کو دعا کی نیت سے پڑھا جائے تو جائز ہے، اور یقیناً یہ طریقہ بھی آپ ﷺ سے ثابت ہے۔

(۸)......''بخاری شریف'' کی روایت میں سورۂ فاتحہ کا ذکر ہے، ''نسائی شریف'' میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت کا بھی ذکر ہے، تو اگر سورۂ فاتحہ ضروری ہے تو دوسری سورت کو بھی واجب کہنا پڑے گا، اور اس کا کوئی قائل نہیں۔

(۹)......پھر بعض روایتوں میں جہراور زور سے پڑھنے کا بھی ذکر ہے تو زور سے پڑھنا بھی سنت ہوگا، یا اس کو بھی واجب کہنا پڑے گا۔

(۱۰)......اگر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی بنا پر سورۂ فاتحہ کو سنت سمجھا جائے تو جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خصوصا حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا سنت کو ترک کرنا لازم آئے گا۔(ملخص از: ارمغان حق، ص۱۱۶ ج۲)

(۱۱)......بعض حضرات نے نماز جنازہ میں قرأت پر عجیب دلیل پیش کی ہے کہ: جس طرح تمام فرض نمازوں میں قرأت فرض ہے، اسی طرح نماز جنازہ میں بھی قرأت فرض ہے۔

یہ دلیل اس لئے صحیح نہیں کہ نماز جنازہ دیگر فرض نمازوں سے اپنے ارکان کے اعتبار سے مختلف ہے، مثلا باقی نمازوں میں رکوع وسجود فرض ہیں، مگر نماز جنازہ میں فرض نہیں۔

(۱۲)......بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ: جب صحابی کسی مسئلہ میں سنت کی صراحت فرمادیں تو یہ صراحت' حدیث مرفوع کے حکم میں ہوجاتی ہے، لہذا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا سنت کہنا دیگر دلائل سے بے پرواہ کردیتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ: جس خبر واحد میں کسی مسئلہ کے مسنون ہونے کی تصریح ہوتو اس خبر واحد سے اس مسئلہ کی فرضیت پر استدلال کس طرح درست ہوسکتا ہے؟ جبکہ یہ امر بھی قطعی نہیں ہے کہ اس سے مراد سنت رسول اللہ ﷺ ہے یا سنت صحابی؟ اور چونکہ دوسرے دلائل سے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کے پڑھنے کی ممانعت آئی ہے، اس لئے اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کو بطور ثنا پڑھنے کو سنت فرمایا ہے، اس لئے کہ سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالی کی حمد وثنا ہے۔

(شرح مسلم (مع تصرف) ص۷۹۷ ج۲)

مسجد میں نماز جنازہ

بلا کسی عذر کے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔آپ ﷺ اور حضرات صحابہ کرام اکثر نماز جنازہ مسجد سے باہر جنازہ کی جگہ پر پڑھتے تھے،بعض اوقات کسی مجبوری یا عذر کی وجہ سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی گئی ہے،اور یہی مسلک بکثرت روایات اور آثار سے ثابت ہے۔اس مختصر مضمون میں ان روایات وآثار کو مکمل حوالوں کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

پیش لفظ

مسجد میں بلاضرورت جنازہ کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔حنفیہ میں شیخ ابن ہمام رحمہ اللہ کے نزدیک یہ کراہت تنزیہی ہے۔

(فتح القدیر ص۹۱ ج۲، تحت شرح : ولا یصل علی میت فی مسجد جماعة)

اوران کے شاگرد علامہ قاسم قطلو بغا رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔

(منحة الخالق بهامش البحر الرائق ص۱۸۷ ج۲)

پھر جنازہ مسجد سے باہر ہو اور نمازی مسجد میں ہوں،تو کیا حکم ہے؟ اس بارے میں دونوں قول ہیں۔حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے نزدیک راجح قول یہی ہے کہ جنازہ مسجد سے باہر ہو تب بھی مکروہ ہے۔اور حضرت رحمہ اللہ نے حضرت نجاشی رحمہ اللہ کے واقعہ سے استدلال فرمایا ہے کہ: حضرت نجاشی رحمہ اللہ کی نعش مسجد میں نہیں تھی ، پھر بھی آپ ﷺ مسجد سے باہر غائبانہ نماز پڑھائی۔

پھر جگہ کی تنگی یا بارش وغیرہ عذر کی بناپر مسجد میں نماز جنازہ درست ہے،اس صورت میں بھی بہتر یہ ہے کہ میت' امام اور بعض مقتدی مسجد سے باہر ہوں اور بقیہ مسجد میں،اس لئے کہ یہ صورت بعض حنفیہ کے نزدیک بغیر عذر کے بھی جائز ہے۔(درس ترمذی ص۳۱۱ ج۳)

امام دار الہجرہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

(۱)......واكره ان توضع الجنازة فى المسجد ، فان وضعت قرب المسجد للصلوة عليها فلا بأس ان يصلى من المسجد عليها بصلوة الامام الذى يصلى عليها اذا ضاق خارج المسجد باهله۔

(المدونۃ الکبری ص۱۷۷ ج۱، باب الصلوة على الجنازة فى المسجد)

ترجمہ:......میں جنازہ کے مسجد میں رکھے جانے کو مکروہ سمجھتا ہوں، ہاں اگر نماز جنازہ کے لئے مسجد کے قریب جنازہ رکھا جائے تو پھر اس شخص کے لئے نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جو مسجد میں ہو اور جنازہ پڑھانے والے امام کی اتباع میں جنازہ پڑھے، یہ بھی اس وقت ہے جب کہ مسجد کے باہر کی جگہ جنازہ پڑھنے والوں کی وجہ سے تنگ ہو جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

(۲)......لا یصلی علی جنازة فی المسجد ' وکذلک بلغنا عن ابی هريرة ' وموضع الجنازة بالمدينة خارج من المسجد ' وهو الموضع الذی کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی علی الجنازة فیه۔

(مؤطا امام محمد ص۱۶۹۔ مؤطا امام محمد (مترجم) ص۱۵۳، باب الصلوة علی الجنازة فی المسجد)

ترجمہ:......حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے، ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت پہنچی ہے، مدینہ منورہ میں جنازہ کی جگہ مسجد نبوی سے باہر ہے، اور یہ وہی جگہ ہے جہاں آپ ﷺ نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

(۳)......والصواب ما ذکرناه اوّلا ' وان سنته و هدیه الصلوة علی الجنازة خارج المسجد الا لعذر ' وکلا الامرین جائز ' والافضل الصلوة علیها خارج المسجد۔

(زاد المعاد فی هدی خير العباد ص۱۴۰ج۱، فصل : فی الاسراع بتجهیز المیت)

ترجمہ:......درست بات وہی ہے جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں، اور آپ ﷺ کی سنت اور

آپ ﷺ کا طریقہ نماز جنازہ مسجد سے باہر ہی پڑھنا ہے، الا یہ کہ کوئی عذر پیش آجائے، اور دونوں امر جائز ہیں، لیکن افضل یہی ہے کہ نماز جنازہ مسجد سے باہر پڑھی جائے۔

آپ ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ' جنازہ پڑھنے کی جگہ میں پڑھائی

(۱)......عن ابی هريرة : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى النجاشى فى اليوم الذى مات فيه ' خرج الى المصلى ' فصفّ بهم وكبر اربعا۔

(بخاری، باب الرجل ينعى الى اهل الميت بنفسه ، رقم الحديث:۱۲۴۵)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت نجاشی رحمہ اللہ کی موت کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوئے، آپ ﷺ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے لوگوں کی صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

تشریح:......اس حدیث پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ: باجود یہ کہ حضرت نجاشی رحمہ اللہ کی نعش یہاں موجود نہیں، پھر بھی آپ ﷺ نے مسجد میں غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھائی، بلکہ عیدگاہ تشریف لے گئے۔

نوٹ:...... یہ حدیث'' بخاری شریف'' میں کئی جگہوں پر آئی ہے: دیکھئے! حدیث نمبر: ۱۳۱۸/ ۱۳۲۷/ ۱۳۲۸/ ۱۳۳۳/ ۳۸۸۰/ ۳۸۸۱۔

زانی کو جنازہ کی جگہ کے قریب مسجد نبوی سے متصل سنگسار کیا گیا

(۲)......عن عبد الله بن عمر : ان اليهود جاؤوا الى النبى صلى الله عليه وسلم برجل منهم وامرأةٍ زنيا ' فامربهما ' فرُجما قريبا من موضع الجنائز عند المسجد۔

(بخاری، باب الصلوة على الجنائز بالمصلى والمسجد ، رقم الحديث:۱۳۲۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے ایک ایسے مرد اور عورت کو لائے جنہوں نے زنا کیا تھا، آپ ﷺ نے ان کے بارے میں سنگسار کرنے کا حکم فرمایا، چنانچہ انہیں جنازہ کی جگہ کے قریب مسجد نبوی سے متصل سنگسار کیا گیا۔

تشریح:......معلوم ہوا کہ جنازہ کی جگہ مسجد کے باہر متعین تھی۔

آپ ﷺ جنازہ کی جگہ میں ہمیشہ نماز جنازہ پڑھاتے تھے

(۳)......عن ابن شهاب قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا هلک الهالک شهده يصلى عليه حيث يدفن ' فلمّا ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم و بدّن نقل اليه المؤمنون موتاهم ' فصلى عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم على الجنائز عند بيته فى موضع الجنائز ' اليوم ولم يزل ذلک جاريا۔

(وفاء الوفاء باخبار دار المصطفى ص۵۳۲ ج۲، الفصل السابع عشر: الشيعة غير الاشراف)

ترجمہ:......حضرت ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب کسی کی وفات ہوجاتی تو رسول اللہ ﷺ دفن کی جگہ پر نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے جاتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ کا وجود (اور جسم مبارک) بھاری ہوگیا (اور آپ کے لئے جانا دشوار ہوگیا) تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے میت کو آپ کے مکان کے قریب ہی لے جانا شروع کردیا، رسول اللہ ﷺ اپنے مکان کے قریب جنازہ (پڑھانے کی جو جگہ متعین تھے) کی جگہ میں نماز پڑھاتے، یہی دستور آج تک چلا آرہا ہے۔

عہد نبوی ﷺ میں کسی کی بھی نماز جنازہ مسجد نبوی میں نہیں پڑھی گئی

(۴)......عن كثير بن عباس قال : لاعرفن ما صليت على جنازة فى المسجد۔

ترجمہ:......حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: مجھے خوب معلوم ہے کہ: (عہد نبوی میں) کسی بھی جنازہ کی نماز مسجد نبوی میں نہیں پڑھی گئی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۲۷ ج۷، من کره الصلوة على الجنازة فی المسجد ، رقم الحدیث: ۱۲۰۹۹)

آپ ﷺ نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مصلی جنائز میں پڑھی

(۵)......عن وائل بن داؤد قال : سمعت البُهيّ ' قال لمّا مات ابراهيم بن النبی صلى الله عليه وسلم ' صلّى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فی المَقاعد۔

(ابوداؤد ص۹۸ ج۲، باب فی الصلوة على الطفل ، رقم الحدیث:۳۱۸۸)

ترجمہ:......حضرت وائل بن داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت (عبد اللہ بن یسار) بہی رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے فرمایا کہ: جب نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ مقاعد (مسجد کے قریب جگہ) میں پڑھی۔

حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ قبرستان میں ہوئی

(۶)......عن ابن جريج قال : قلت لنافع : أكان ابن عمر يكره ان يصلى وسط القبور ؟ قال : لقد صلينا على عائشة وام سلمة رضى الله عنهما وسط البقيع والامام يوم صلينا على عائشة رضى الله عنها ' ابو هريرة رضى الله عنه وحضر ذلک عبد الله بن عمر۔

(مصنف عبد الرزاق ص۵۲۵ ج۳، باب هل يصلى على الجنازة وسط القبور ، رقم الحدیث: ۶۵۷۰)

ترجمہ:......حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبروں کے درمیان نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ: ہم نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی نماز (جنازہ، قبرستان میں) پڑھی تو امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔

جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے

(۷)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من صلّى على جنازة فى المسجد فلا شیء له۔

(ابوداؤد ص۹۸ ج۲، باب الصلوة على الجنازة فى المسجد ، رقم الحديث:۳۱۹۱)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے

(۸)......عن صالح مولى التوأمة عن ابى هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من صلّى على جنازة فى المسجد فلا شیء له ، قال صالح : وادركت رجالا ممن ادركوا النبى وابا بكر اذا جاؤا فلم يجدوا الا ان يصلوا فى المسجد رجعوا فلم يصلوا۔ (مسند الطیالسی لابی داؤد ص۱۶۵ ج۱، رقم الحديث:۲۴۲۹)

ترجمہ:......حضرت صالح مولی توأمہ رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔ حضرت صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے بہت سے ایسے

لوگوں کو جنہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پایا ہے، دیکھا کہ وہ جب نماز جنازہ کے لئے آتے اور انہیں نماز جنازہ کے لئے مسجد کے سوا کوئی جگہ نہ ملتی تو وہ واپس ہو جاتے اور مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھتے۔

(۹)......عن صالح مولی التوأمة عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : من صلّی علی جنازة فی المسجد فلا صلاة له ، قال : وكان اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا تضايق بهم المكان رجعوا ولم يصلوا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۲۷ ج ۷، من كره الصلوة علی الجنازة فی المسجد ، رقم الحديث: ۱۲۰۹۷)

ترجمہ:......حضرت صالح مولی توأمہ رحمہ اللہ؛ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہے۔ حضرت صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب نماز جنازہ کے لئے جگہ تنگ ہو جاتی تو واپس چلے جاتے تھے، مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔

حضرات تابعین رحمہم اللہ مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے

(۸)......عن صالح مولی التوأمة عمن ادرک ابا بكر وعمر : انهم كانوا اذا تضايق بهم المصلی انصرفوا ولم يصلوا علی الجنائز فی المسجد۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۲۷ ج ۷، من كره الصلوة علی الجنازة فی المسجد ، رقم الحديث: ۱۲۰۹۷)

ترجمہ:......حضرت صالح مولی توأمہ رحمہ اللہ؛ ان صحابہ اور تابعین سے روایت کرتے ہیں

جنہوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو پایا ہے کہ: جب نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ تنگ ہوجاتی تو وہ واپس چلے جاتے تھے، مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے سپاہی مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے سے روکتے

(۱۱)......عن كثير بن زيد قال : نظرت الى حرَس عمر بن عبد العزيز ' يطردون الناس من المسجد ان يصلى على الجنائز فيه۔

(وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی ص۵۳۱ ج۲، اتخاذ حرس المسجد)

ترجمہ:......حضرت کثیر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے سپاہیوں کو نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے سے روکتے ہوئے دیکھا ہے۔

مروان کے سپاہی لوگوں کو مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے سے روکتے تھے

(۱۲)......عن ابى ذئب عن المقبرى : انه رأى حرَس مروان بن الحكم يخرجون الناس من المسجد ' يمنعونهم ان يصلوا فيه على الجنائز۔

(وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی ص۵۳۱ ج۲، اتخاذ حرس المسجد)

ترجمہ:......حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ' حضرت سعید بن ابی مقبری (م: ۱۲۵ھ) سے روایت کرتے ہیں کہ: انہوں نے مروان بن حکم کے سپاہیوں کو دیکھا کہ وہ لوگوں کو مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے سے روکتے اور نکالتے ہیں۔

نماز جنازہ

اور دعائے ثنا

نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھنا کیا احادیث وآثار سے ثابت ہے؟ اس مختصر مضمون میں ان روایات وآثار کو مکمل حوالوں کے ساتھ جمع کیا گیا ہے، جن سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ ثنا کی گنجائش ہے۔ ویسے سورۂ فاتحہ حمد و دعا کی سے پڑھی جائے تو زیادہ مناسب ہے، ہاں قرأت کی نیت سے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی جائے گی۔

مرغوب احمد لاجپوری

قرآن کریم سے ثنا کا ثبوت ملتا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ حِیْنَ تَقُوْمُ﴾۔

(پ:۲۷/سورۂ طور، آیت نمبر:۴۸)

ترجمہ:.......اور جب تم اٹھتے ہو اس وقت اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کیا کرو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس آیت سے مراد نماز کے شروع میں نمازی کا ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ'' کہنا ہی ہے۔ (احکام القرآن للجصاص ص۲۹۶ ج۵، سورۂ طور۔ تجلیات صفدر ص۱۴۱ ج۳)

ذکر الجصاص عن عمر رضی الله عنه ان هذه الآیة یعنی : فسبح بحمد ربک حین تقوم ' انه قول المصلی عند افتتاح الصلوة '' سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ'' ذکره الضحاک عن عمر۔

حضرت ضحاک، حضرت ربیع بن انس اور حضرت عبدالرحمٰن بن زید وغیرہ (رحمہم اللہ) فرماتے ہیں کہ: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو:

''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ'' پڑھو۔

قال الضحاک : أی الی الصلوة : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ ، وقد روی مثله عن ربیع بن انس ' وعبد الرحمن بن زید بن اسلم وغیرهما۔

(تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر مظہری ص۱۳۹ ج۱۱ (اردو) سورۂ طور، آیت نمبر:۴۸)

دعا کا ترجمہ:......سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ

وَلا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

ترجمہ:......اے اللہ! آپ پاک ہیں، آپ ہی کی تعریف ہے، آپ کا نام بابرکت ہے، آپ کی بزرگی بلند ہے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

''وجّھتُ وجھِی للّذی فطر السمٰوات والارض حنیفا ' وما انا من المشرکین ' انّ صلوتی و نُسُکِیْ و مَحْیَای ومَمَا تِی للّٰہ ربِّ العٰلمین''۔

ترجمہ:......میں نے اپنا رخ اس اللہ کی طرف کیا جو آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں، میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، میری نماز' میرا حج' میری زندگی' میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العالمین ہیں۔

نوٹ:...... چونکہ نماز عام ہے، اس لئے نماز جنازہ بھی اس میں شامل ہے۔

اسی طرح نماز کے ابتدا میں اس دعا کے پڑھنے کی روایات دسیوں ہیں، جن کو راقم اپنے رسالہ ''دعائے ثنا'' میں مفصل مع حوالہ نقل کر چکا ہے، یہاں صرف ایک روایت کے نقل کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

آپ ﷺ نماز شروع فرماتے تو دعائے ثنا پڑھتے تھے

(۱)......عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت : کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ قال : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

(ابوداؤد ص۱۲۸ ج۱، باب من رأی الاستحباب بسبحانک ، رقم الحدیث :۷۷۴)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو پڑھتے: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ

وَلا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز جنازہ کو حمد وثنا سے شروع فرماتے

(۲)......عن علی رضی اللہ عنہ : انه اذا کان صلی علی میت یبدأ بحمد اللہ ' ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ' ثم یقول : اللھم اغفر لاحیائنا واامواتنا ' والِّف بین قلوبنا ' واصلح ذات بیننا ' واجعل قلوبنا علی قلوب خیارنا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۱ ج۷، باب ما یبدأ به فی التکبیرة الاولی فی الصلوة علیه والثانیة والثالثة والرابعة ، رقم الحدیث:۱۱۴۹۴)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ جب کسی میت کی نماز جنازہ پڑھاتے تو اللہ تعالی کی حمد وثنا سے ابتدا فرماتے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتے' پھر یہ دعا مانگتے: اے اللہ! ہمارے مرحومین کی اور ہمارے زندوں کی مغفرت فرما' اور ہمارے دلوں کو جوڑ دیں' اور ہمارے اندر کی حالات کی اصلاح فرمادیجئے، اور ہمارے دلوں کو اخیار اور اچھوں کے دلوں کی طرح بنادیجئے۔

تشریح:......اس حدیث میں قرأت کا کوئی ذکر نہیں۔ دوسری روایت میں یہ دعا تھوڑی اور تفصیل سے آئی ہے:''اللھم اغفر لاحیائنا واامواتنا ' والِّف بین قلوبنا ' واصلح ذات بیننا ' واجعل قلوبنا علی قلوب خیارنا ' اللھم اغفر له ' اللھم ارحمه ' اللھم ارجعه الی خیر مما کان فیه ' اللھم عفوک ''۔(مصنف عبدالرزاق ص۴۸۷ ج۳، باب القراءة الدعاء فی الصلوة علی المیت ، رقم الحدیث:۶۴۲۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز جنازہ کی پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھتے تھے

(۳)......مالک عن سعید ابن ابی سعید المقبری عن ابیه : انه سأل ابا ھریرة

رضی اللہ عنه کیف تصلی علی الجنازة ؟ فقال ابو هریرة : انا لعمر الله اخبرک : اتبعها من اهلها ' فاذا وضعت کبرتُ و حمدتُ الله وصلیتُ علی نبیه ، ثم اقول : اللهم انه عبدک وابن عبدک وابن امتک ' کان یشهد ان لا اله الا انت ' وان محمدا عبدک ورسولک ' وانت اعلم به ' اللهم ان کان محسنا فزد فی احسانه ' وان کان مسیئا فتجاوز عنه سیاته ' اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده۔

(مؤطاامام مالک ص۲۰۹ ج۱، باب ما جاء فی رفع الیدین علی الجنازة ، رقم الحدیث:۱۰۷۷)

ترجمہ:......حضرت امام مالک رحمہ اللہ حضرت سعید مقبری رحمہ اللہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ: آپ نماز جنازہ کیسے پڑھتے ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اللہ کی قسم میں تمہیں ضرور بتلاؤں گا ، میں جنازہ والے گھر سے ہی جنازہ کے ساتھ ہو جاتا ہوں ، جب جنازہ (نماز کے لئے) رکھا جاتا ہے تو میں تکبیر کہہ کر اللہ تعالی کی حمد وثنا کرتا ہوں ، نبی ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں ، پھر یہ دعا پڑھتا ہوں : اے اللہ! یہ آپ کا بندہ ہے' اور آپ کے بندے کا بیٹا ہے اور آپ کی بندی کا بیٹا ہے ، یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ، اور حضرت محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں ، اور آپ اس کو زیادہ جانتے ہیں ، اے اللہ! اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکی میں اور اضافہ کیجئے اور اگر برا (اور گنہگار) تھا تو اس کے گناہوں کو معاف فرمادیجئے ، اے اللہ ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کیجئے اور اس کے بعد کسی آزمائش میں مبتلا نہ فرمائیے۔

نماز جنازہ کی پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھے

(۴)......عن الشعبی قال : فی التکبیرة الاولی یبدأ بحمد الله ' والثناء علیه' والثانیة

صلوة على النبى صلى الله عليه وسلم ' والثالثة دعاء للميت ' والرابعة للتسليم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۱ ج ۷، باب ما يبدأ به فى التكبيرة الاولى فى الصلوة عليه والثانية والثالثة والرابعة ، رقم الحديث:۱۱۴۹۳۔ مصنف عبدالرزاق ص۴۹۱ ج ۳، باب القراءة الدعاء فى الصلوة على الميت ، رقم الحديث:۶۴۳۴)

ترجمہ:...... حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالی کی حمد وثنا سے ابتدا کرے، دوسری تکبیر کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے، تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا کرے، اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے۔

نماز جنازہ کی پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی ثنا بیان کی جائے

(۵)......عن ابراهيم النخعى قال : الاولى الثّناء على الله ' والثانية صلوةٌ على النبى صلى الله عليه وسلم ' والثالثة دعاء للميت ' والرّابعة سلامٌ تسلِّم۔

(کتاب الآثار (لابی حنیفۃ بروایۃ الامام محمد) ص۴۸ ج ۱، باب الصلوة على الجنازة، رقم الحديث:۲۳۸)

ترجمہ:...... حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا: پہلی تکبیر کے بعد اللہ جل شانہ کی حمد وثنا بیان کی جائے گی، دوسری کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا جائے گا، تیسری کے بعد میت کے لئے دعا ہوگی، اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جائے گا۔

(المختار شرح کتاب الآثار ص۱۷۶، باب الصلوة على الجنازة ، رقم الحديث:۲۳۸)

ضروری نوٹ:...... نماز جنازہ کی پہلی تکبیر کے بعد بجائے ثنا کے سورۂ فاتحہ' دعا کی نیت سے پڑھی جائے (قرأت کی نیت سے نہ پڑھے) تو شاید تمام احادیث اور بہت سی فقہی جزئیات میں تطبیق کی صورت پیدا ہوجائے گی، اور کسی حدیث کی مخالفت لازم نہیں آئے گی، اہل علم وارباب افتاء غور فرمائیں۔ مرغوب احمد لاجپوری